بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم

تالیف
حافظ زبیر علی زئی

مکتبۃ الحدیث

(فضائل صدقات ص ۵۵۶ و مکاتیب رشیدیہ ص ۱۰)

٤) نانوتوی، گنگوہی اور تھانوی کے پیر حاجی امداد اللہ نے لکھا ہے:

''اس مرتبہ میں خدا کا خلیفہ ہو کر لوگوں کو اس تک پہونچاتا ہے اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے اس مقام کو برزخ البرازخ کہتے ہیں۔''

(کلیات امدادیہ/ ضیاء القلوب ص ۳۶،۳۵)

☆ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذات اقدس کے بارے میں دیوبندیوں کی گستاخیاں درج ذیل ہیں:

۱: اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے:

''آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔'' (حفظ الایمان ص ۱۳، دوسرا نسخہ ص ۱۱۶ نیز دیکھئے الشہاب الثاقب ص ۹۸)

حسین احمد مدنی دیوبندی نے لکھا ہے: ''لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ ہے'' (الشہاب الثاقب ص ۱۰۳)

معلوم ہوا کہ اشرفعلی تھانوی نے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علم کو پاگلوں اور جانوروں سے تشبیہ دے دی ہے۔!

۲: ایک صحیح حدیث کا مذاق اڑاتے ہوئے، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بارے میں امین اوکاڑوی دیوبندی لکھتا ہے:

''لیکن آپ نماز پڑھاتے رہے اور کتیا سامنے کھیلتی رہی اور ساتھ گدھی بھی تھی، دونوں کی شرمگاہوں پر بھی نظر پڑتی رہی۔''

(غیر مقلدین کی غیر مستند نماز ص ۴۳ مجموعہ رسائل ج ۳ ص ۳۵۰ حوالہ نمبر ۱۹۸ و تجلیات صفدر ج ۵ ص ۴۸۸)

یاد رہے کہ یہ طویل عبارت کاتب کی غلطی نہیں ہے اور ماسٹر امین کے دستخطوں والی

کتاب تجلیات صفدر میں اس کے مرنے کے بعد بھی شائع ہوئی ہے۔

۳: دیوبندی تبلیغی جماعت کے بانی محمد الیاس نے اپنے خط میں لکھا ہے:

''اگر اور حق تعالیٰ کسی کام کو لینا نہیں چاہتے ہیں تو چاہے انبیا بھی کتنی کوشش کر لیں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا اور اگر کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے۔'' (مکاتیب شاہ محمد الیاس ص ۱۰۶، ۱۰۷ دوسرا نسخہ ص ۱۰۷)

۴: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ سری نماز (یعنی ظہر وعصر) میں بعض اوقات ایک دو آیتیں جہراً پڑھ دیتے تھے۔

دیکھئے صحیح البخاری (ح ۷۵۹، ۷۶۲، ۷۷۶، ۷۷۸، ۷۷۹) وصحیح مسلم (ح ۴۵۱)

چونکہ یہ حدیث دیوبندی مذہب کے خلاف ہے لہٰذا اس پر تبصرہ کرتے ہوئے اشرفعلی تھانوی نے کہا:

''اور میرے نزدیک اصل وجہ یہ ہے کہ آپ پر ذوق وشوق کی حالت غالب ہوتی تھی جس میں یہ جہر واقع ہو جاتا تھا اور جب کہ آدمی پر غلبہ ہوتا ہے تو پھر اس کو خبر نہیں رہتی کہ کیا کر رہا ہے۔'' (تقریر ترمذی از تھانوی ص ۷۱)

سلف صالحین کی گستاخیاں

۱: مشہور جلیل القدر صحابی سیدنا عبادہ بن الصامت البدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں حسین احمد مدنی ٹانڈوی گاندھوی کہتے ہیں: ''اس کو عبادہ بن الصامت معنعناً ذکر کرتے ہیں حالانکہ یہ مدلس ہیں اور مدلس کا عنعنہ معتبر نہیں۔'' (توضیح الترمذی ج اص ۴۳۶، نیز دیکھئے ص ۴۳۷)

۲: زکریا کاندھلوی تبلیغی دیوبندی نے کہا:

''ان محدثین کا ظلم سنو!'' (تقریر بخاری جلد سوم ص ۱۰۴)

۳: مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۵۱ ح ۳۵۲۴) کی ایک (ضعیف سند والی) روایت کا ترجمہ کرتے ہوئے محمد امین اوکاڑوی لکھتا ہے: ''اگر تو آج اس طرح ٹخنے ملائے تو دیکھے گا کہ یہ

تقریرِ ترمذی

حکیم الامت مجدد الملت

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

تحقیق وتخریج وتحشیہ

عالم ربانی حضرۃ مولانا مفتی عبد القادر صاحب رحمہ اللہ

(شیخ الحدیث دار العلوم کبیر والا)

تقدیم ونظر ثانی

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

فون: 4540513-4519240

Email:taleefat@mul.wol.net.pk Ishaq90@hotmail.com

المسک الذکی یعنی

تقریرِ ترمذی

از حکیم الامت مجدد الملت

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

تحقیق وتخریج وتحشیہ

عالم ربانی حضرۃ مولانا مفتی عبد القادر صاحب رحمہ اللہ

(شیخ الحدیث دار العلوم کبیر والا)

تقدیم ونظر ثانی

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

ناشر

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان فون: 540513-519240

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نام کتاب

تقریر ترمذی

تاریخ اشاعت......................محرم الحرام ۱۴۲۶ھ
ناشر.........................ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
طباعت......................سلامت اقبال پریس ملتان

ضروری وضاحت

ایک مسلمان دینی کتابوں میں دانستہ غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ غلطیوں کی تصحیح واصلاح کیلئے ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم یہ سب کام انسان کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لئے پھر بھی کسی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گذارش ہے کہ اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہوسکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون یقیناً صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان --- ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور --- مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور
مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ --- کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور --- دارالاشاعت اردو بازار کراچی

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K
(ISLAMIC BOOKS CENTERE
119-121- HALLIWELL ROAD BOLTON BL1 3NE. (U.K.)

فرغ من القرأة وقوله قال وكان يعجبه ففاعل قال سمرة ومرجع الضمير فی یعجبه ھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

باب ماجاء فی وضع الیمین علی الشمال فی الصلوٰۃ

قوله ور ای بعضھم ان یضعھما الخ

یہ اختلاف باعتبار اَولی اور غیر اولی ہونے کے ہے۔ بعض صحابہؓ ناف کے اوپر ہاتھ باندھتے تھے یعنی سینہ پر جیسا کہ اور احادیث میں لفظ صدر مصرح واقع ہوا ہے اور بعض صحابہؓ زیر ناف ہاتھ باندھا کرتے تھے۔ سو جو طریق جس کے مشائخ کا ہو وہ اسکو اختیار کرے۔

باب رفع الیدین عند الرکوع

قوله عن ابیه قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتاح الصلوٰۃ الخ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین جگہ رکعت میں رفع یدین منقول ہیں ایک تو تکبیر تحریمہ کے وقت اور دوسرا رکوع میں جاتے وقت[1] اور تیسرا درمیان سجدتین کے۔ سو ترک اخیر پر سب کا اجماع[2] ہوگیا ہے۔ اب باقی رہیں دو قسمیں تو اول قسم تو اجماعاً باقی ہے اور دوسری قسم مختلف فیہ ہے اور حدیثیں دونوں طرف ہیں۔ علماء شافعیہ فرماتے ہیں کہ آپ کو مقصود تو تھا رفع یدین کرنا۔ مگر بعض اوقات نہیں کرتے تھے تاکہ ترک کا جائز ہونا معلوم ہو جاوے اور علماء حنفیہ یہ فرماتے کہ یہ دیکھنا چاہئے کہ نماز میں اصل ترک ہے یا رفع۔ سو وہ فرماتے ہیں کہ اصل نماز میں سکون ہے اور اس قول کی تائید ہوتی ہے ایک حدیث[3] سے جس کا یہ مضمون ہے کہ صحابہ کرامؓ سلام پھیرتے وقت ہاتھ میں اٹھایا کرتے تھے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار یہ دیکھ کر فرمایا کہ کیا ہوگیا ہے کہ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ اثنائے نماز میں تم ہاتھوں کو اس طرح اٹھاتے ہو جیسا کہ گھوڑے اپنی دم کو اٹھا کر دوڑتے ہیں اور آپ نے اس وقت فرمایا اسکنوا فی الصلوٰۃ۔ پس اب معلوم ہوگیا ہوگا کہ جب آپ نے سلام کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا جو کہ من وجہ داخل صلوٰۃ ہے اور من وجہ خارج صلوٰۃ ہے تو جو امور داخل صلوٰۃ ہی ہیں ان میں تو یہ حکم بطریق اولیٰ جاری ہوگا۔

اور رفع یدین کی توجیہ بعض نے یہ فرمائی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ امر اس واسطے فرمایا کرتے تھے کہ شاید کوئی شخص ایسا ہو کہ وہ بوجہ بہرا ہونے کے تکبیر کی آواز نہ سن سکتا ہو تو وہ ہاتھ اٹھانے سے سمجھ لے گا کہ اب رکوع میں جارہے ہیں۔ اور بعض نے یہ کہا ہے کہ رفع یدین کی حکمت یہ تھی کہ جو لوگ بہت پیچھے صفوں میں کھڑے ہوتے ہیں وہ تکبیر کی آواز نہ سن سکیں گے۔ پس رفع یدین سے ان کو علم ہو جاوے گا اور جب امام رفع یدین کرے گا تو مقتدی بھی رفع یدین کریں گے۔ لہٰذا دور کے لوگوں کو علم ہو جائے گا۔

اور طریقت کا یہ مسئلہ ہے کہ جس قدر حرکتیں ہوتی ہیں سب پر فائدے مرتب ہوتے ہیں جیسا کہ مثلاً لا الہ میں ہے کہ اس طرح ضرب لگانا چاہئے تو اسی طرح جس وقت آپ کی زبان سے اللہ اکبر نکلتا تھا اس وقت ذوق وشوق میں ہاتھ اٹھ جاتے تھے جیسا کہ ہم لوگوں میں بھی ہوتا ہے کہ جب کوئی ایسی بات ہوتی ہے کہ جس کی وجہ سے اللہ اکبر کہا جاتا ہے تو اس کے

---

[1] اور رکوع سے اٹھنے کے بعد بھی احادیث میں رفع یدین مذکور ہے۔ (عبد القادر عفی عنہ)

[2] نیز اسی حدیث میں یہ لفظ موجود ہیں وکان لا یرفع بین السجدتین ۱۲ جامع

[3] یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے (ص ۱۸۱ جلد ا باب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ) (عبد القادر عفی عنہ)

ساتھ ہاتھ اٹھ جایا کرتے ہیں ایسے ظہر کی نماز میں مشہور ہے کہ آپ کبھی کبھی آیت آواز سے پڑھ دیا کرتے تھے اور اس کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ لوگوں کے سنانے کے واسطے ایسا فرمایا کرتے تھے تاکہ فعلاً جواز جہر آیت معلوم ہو جاوے نیز یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں سورت پڑھی ہے اور اس زمانہ میں تعلیم احکام کی بہت ضرورت تھی۔

اور میرے نزدیک اصل وجہ یہ ہے کہ آپ پر ذوق وشوق کی حالت غلب ہوتی تھی جس میں یہ جہر واقع ہو جاتا تھا اور جب کہ آدمی پر غلبہ ہوتا ہے تو پھر اس کو خبر نہیں رہتی کہ کیا کر رہا ہے وقول ابن المبارک لایضر بعد ثبوتہ بالسند[1]

باب ماجاء في وضع اليدين على الركبتين في الركوع

قوله ان الركب سنت لكم في شرح ابي الطيب اى سن اخذها فسنة فعل مجهول وفا عله ضمير الركب وفيه مجاز الحذف قوله كانوا يطبقون التطبيق هو ان يجمع بين اصابع يديه ويجعلهما بين ركبتيه في الركوع والتشهد قاله في المجمع قوله كنا نفعل ذلك فنهينا عنه وقد اخرجه عن سعد بن ابي وقاص البخارى و مسلم في صحيحهما واللفظ للبخارى قال ابو يعفور سمعت مصعب بن سعد يقول صليت الى جنب ابى فطبقت بين كفى ثم وضعتهما بين فخذى فنهانى ابى وقال كنا نفعل ذلك فنهينا عنه وامرنا ان نضع ايدينا على الركب اه زاده الجامع عفي عنه.

باب ماجاء انه يجافي يديه عن جنبيه في الركوع

قوله و تريديه اى عوجهما من التوتير وهو جعل الوتر على القوس وفى النهاية جعلهما كالوتر من قولك وترت القوس واوترته شبه يدالراكع اذا مدهاقابضا على ركبتيه بالقوس اذا اوترت قوله فنحاهما عن جنبيه من نحى ينحى تنحيه اذا ابعد يعني ابعد مرفقيه عن جنبيه حتى كان يديه كا الوتر وجنبيه كالقوس كذا في شرح ابي الطيب زاده الجامع عفي عنه.

باب ماجاء في التسبيح في الركوع والسجود

قوله ليس اسناده بمتصل قلت غير مضر عندنا لان مرسل التابعي مقبول وقوله ما اتى على اية رحمة الخ محمول على النوافل بحديث اذا ام احدكم فليخفف

باب ماجاء من لايقيم صلبه في الركوع والسجود

قوله فصلوته فاسدة قلنا مأول عندنا لحديث مانقصت من ذلك نقص من صلوتك

باب مايقول الرجل اذا رفع راسه من الركوع

قوله الماجشون هو مثلثة الجيم معرب ماه گون اى شبه القمر وقيل شبه الورد كذا

---

[1] وقد حققت المسئلة في احياء السنن وفصل تحقيق قول ابن المبارک ايضا. ۱۲ جامع